1964_6_251_260

6 ایس۔سی۔آر۔ سپریم کورٹ رپوٹس 1964

پینٹاپٹی چناوینکنا اور دیگران

بنام

پینٹاپتی بینگرارجو اور دیگران۔

20 جنوری 1964

کے۔سبّا۔راؤ اور جے۔آر۔مدھولکر جسٹسز

ضابطہ دیوانی (ایکٹ 5 آف 1908)، دفعہ 48-درخواست اجرای-تازہ درخواست-"بند" کیاہے،کا مطلب ہے۔

ڈگری دار نے حکم نامے پر عمل درآمد کے لیے درخواست دائر کی جو کہ EP no.13/1939 ہے۔ہائی کورٹ کے حکم امتناع کے نتیجے میں عملدرآمد کی اس کارروائی پر روک لگانی پڑی۔بالآخر عملدرآمد کرنے والی عدالت نیکہ EP 13/1939 پراس اثر کا حکم دیا کہ درخوست اجراء "بند" کردی گئی تھی۔21 جنوری 1952 کوفرمان ہولڈرز نے درخواست اجرای EP no.13/1939 کو دوبارہ کھولنے اورڈگری پر عمل درآمد کے لیے درخواست دی۔ماتحت جج،(عمل درآمد کرنے والی عدالت) نے یہ مؤقف اختیار کرتے ہوئے کہ پچھلی درخواست اجرای محض "بند" تھی،ڈگری دارز کو باقاعدہ درخاست اجرای دائر کرنے کی ہدایت کی۔11 اکتوبر 1952 کوفرمان ہولڈرز نے E.P No.58/53 دائر کیا تاکہ EP no.13/1939 میں مزید کارروائی جاری رکھی جا سکے۔فیصلے کے مدیوں نے ایک جوابی حلف نامہ دائر کیا،جس میں استدعا کی گئی کہ جس حکم نامے پر عمل درآمد کرنے کی درخواست کی گئی تھی وہ 22 ستمبر 1938 کوکیا گیا تھا،اور چونکہ EP no.13/1939 کو 28 دسمبر 1948 کومسترد کردیا گیا تھا، موجودہ درخواست،جوحکم نامے کی تاریخ سے 12 سال سے زیادہ عرصے تک دائر کی گئی تھی،کوضابطہ دیوانی کی دفعہ 48 کے تحت روک دیا گیا تھا۔ان حقائق پر ماتحت جج نے فیصلہ دیا کہ اگرچہ ڈگری دار پچھلی پھانسی کی درخواست کوجاری رکھنے کے حقدار ہیں،E.PNo58/53 ایک نئی درخواست تھی کیونکہ یہ عملدرآمد کی اصل درخواست سے مختلف تھی۔اپیل پر،ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ EP no.13/19391 کومحض شماریاتی مقاصد کے لیے بند کردیا گیا تھا،اوراس لیے 1939 میں دائر درخوست اجراء ابھی زیرالتواتھی اورڈگری دارر اس درخواست کے ساتھ آگے بڑھنے کے حقدار تھے۔اس لیےاپیل۔

غور کے لیے سوال یہ ہے کہ کیا EP no.58/53 ضابطہ کے دفعہ 48 کے معنی میں ایک نئی

درخواست ہے۔

منعقد: (i) یہ سچ ہے کہ عدالتوں نے "بند"، "شماریاتی مقاصد کے لیے بند"، "بند"، "ریکارڈ شدہ" وغیرہ جیسے تاثرات کا استعمال کرتے ہوئے عدالتوں کو عملدرآمد دینے کے عمل کی مذمت کی ہے، اور انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی ہے کہ اس طرح کے احکامات دینے کے لیے ضابطہ دیوانی میں کوئی شق موجود نہیں ہے۔ لیکن یہ فرض کرتے ہوئے کہ عدالت کے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے، اس طرح کے حکم کی منظوری برخاستگی کے حکم کے مترادف نہیں ہوسکتی، کیونکہ شماریاتی مقاصد کے لیے "بند" کرنے کا حکم دینے کا عدالت کا ارادہ ظاہر ہے۔ اس کا مقصد بالآخر درخواست کو نمٹانا نہیں ہے، بلکہ اسے زیر التواء رکھنا ہے۔ چاہے حکم دائرہ اختیار کے بغیر تھا یا آیا یہ درست تھا، قانونی حیثیت ایک جیسی ہوگی: ایک صورت میں اسے نظر انداز کر دیا جائے گا اور دوسری صورت میں اس کا مطلب وہی ہوگا جو اس نے بیان کیا ہے۔ دونوں صورتوں میں درخواست اجرای کی عدالت کی فائل پر زیر التوا ہوگی۔ یہ عملدرآمد عدالت کی طرف سے استعمال کیا جانے والا فقرہ نہیں ہے جو واقعی اہمیت رکھتا ہے، بلکہ واقعی حکم کا مواد ہے جو مادی ہے۔ جو بھی اصطلاحات استعمال کی جاسکتی ہیں، یہ عدالت کو معلوم کرنا ہے، ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جن کے تحت مذکورہ حکم دیا گیا تھا، کیا عدالت بالآخر عملدآمد کی کارروائی کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر اس کا ایسا کرنے کا ارادہ نہیں تھا، تو یہ ماننا ضروری ہے کہ علدرآمد کی کارروائی عدالت کی فائل پر زیر التوا تھی۔ موجودہ صورت میں بعد کی درخواست یعنی EP No.58/53 صرف پچھلی درخواست یعنی EP no.13/1939 کو جاری رکھنے کے لیے ایک درخواست ہے۔

بسوا سونان چندر گوسیمی بنام بندا چندر دبنگارادھیکار گوسیمی، (1884) آئی ایل آر 10 کلکتہ 416، وڈلامناٹی دامودرا رو بنام آفیشل ریسیور، کسٹنا، آئی ایل آر 1946 مدراس 527 اور مودین کٹی بنام دورائی سوامی، اے۔آئی۔آر۔1952 مدراس 51، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

(ii) حکم نامے کی تاریخ سے 12 سال بعد کی گئی درخواست ضابطہ دیوانی کی دفعہ 48 کے معنی میں ایک نئی درخواست ہوگی، اگر پچھلی درخواست کو بالآخر نمٹا دیا گیا تھا۔ یہ ایک نئی درخواست بھی ہوگی اگر اس نے فریقین یا جائیدادوں کے خلاف ریلیف مانگا جو پچھلی درخواست اجرای میں ان کے خلاف کارروائی سے مختلف ہے یا سابقہ درخواست میں مانگی گئی راحت سے کافی مختلف ریلیف مانگا ہے۔ موجودہ معاملے میں فریقین دونوں کارروائیوں میں کافی حد تک یکساں ہیں، اور فرمان ہولڈر صرف پچھلی درخواست یعنی EP no.13/1939 میں شامل جائیدادوں کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔ اس لیے اسے ضابطہ اخلاق کی

دفعہ 48 کے معنی میں ایک نئی درخواست کے طور پر نہیں مانا جا سکتا۔

` بندھو سنگھ بنام کیستھ ٹریڈنگ بینک، (1931) آئی۔ ایل۔ آر۔ 53، ای ایل ایل۔ 419، سری راجہ ڈی کے وینکٹا لنگما نیئم بنام راجہ انوگنتی راجگو پال وینکٹا نرسمہا ریانم، آئی۔ ایل۔ آر۔ 1947، مدراس 525، اپیگنٹا لکشمینا رسنگا راؤ بنام اپیگنٹا بالا سبرامنیم ۔اے۔ آئی۔ آر۔ 1949 مدراس 251 اور گجانند ساہ بنام دیانند ٹھاکر(1942)، آئی۔ایل۔آر۔ 21 پٹ۔ 838۔ بحث کی۔

دیوانی اپیلٹ عدالتی حکم: 1962 کی دیوانی اپیل نمبر 690۔

1955 کے حکم نمبر 151 کے خلاف اپیل میں آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے 5 مارچ 1959 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

ایس۔ سوریا پر کاسم اور سردار بہادر، اپیل گزاروں کے لیے۔

جواب دہندہ پیش نہیں ہوا۔

20 جنوری 1964۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سبّا راؤ جسٹس۔ ۔سرٹیفکیٹ کے ذریعے یہ اپیل ضابطہ دیوانی کے دفعہ 48 کے اطلاق کا سوال اٹھاتی ہے، جسے اس کے بعد کوڈ کہا جاتا ہے، کیس کے حقائق پر۔

متعلقہ حقائق حسب ذیل ہیں: سال 1928 میں ایک پینٹا پتی وینکٹا رامنا نے 29 مدعا علیہان کے خلاف تحلیل شدہ شراکت داری کے اکاؤنٹس اور ان کے واجب الادا رقوم کی وصولی کے لیے ماتحت جج، وشاکھاپٹنم کی عدالت میں 1928 کا اصل مقدمہ نمبر 3 دائر کیا۔ 30 مارچ 1932 کو اس مقدمے کو فاضل ماتحت جج نے خارج کر دیا۔ اپیل پر، مدراس کی ہائی کورٹ نے ماتحت جج کے فرمان کو کالعدم قرار دے دیا اور مدعیوں اور مدعا علیہان کے حق میں 24 سے 27 تک 54,350 روپے کی رقم کے ساتھ ایک مشترکہ اور کئی فرمان منظور کیے۔ 15 فروری 1939 کو، فرمان ہولڈرز نے حکم نامے پر عمل درآمد کے لیے درخواست دائر کی، جو EP no.13/193913 تھا، اور شیڈول (Ex.B-4) میں ان کی طرف سے بیان کردہ جائیدادوں کی 31 اشیاء کو منسلک اور فروخت کے ذریعے ڈیکریٹل رقم کی وصولی کے لیے استدعا کی اس میں منسلک کیا گیا۔ فیصلے کے مدیوں نے مذکورہ اشیاء میں سے کچھ کو منسلک کرنے پر اعتراض دائر کیا، لیکن اسے مسترد کر دیا گیا۔ اپنے اعتراض کو مسترد کرنے کے حکم کے خلاف، فیصلے کے مدیوں نے سی۔ ایم۔ اے۔ نمبر 26 آف 1944 ہونے کی وجہ سے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی۔ سی۔ ایم۔ اے کے نمٹانے تک، ہائی کورٹ نے EP no.13/1939 کی عبوری روک دی۔ بعد میں، اپیل 26 اپریل 1945 کو مسترد کر

دی گئی۔اپیل کی منسوخی کے بعد، جب فرمان ہولڈرز نے عملدرآمد کے ساتھ آگے بڑھنے کی کوشش کی، تو فیصلے کے قرض دہندگان نے ای۔اے۔نمبر 575 آف 1945 کے نام سے ایک اور درخواست دائر کی، جس میں الزام لگایا گیا کہ حکم نامے کو ایڈجسٹ کیا گیا ہے اور حکم نامے کے اطمینان کو ریکارڈ کیا گیا ہے۔لیکن مذکورہ درخواست 12 دسمبر 1945 کو مسترد کر دی گئی۔فیصلے کے قرض دہندگان نے برطرفی کے مذکورہ حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی اور EP no.13/1939 کی عبوری روک حاصل کی۔9 ستمبر 1947 کو، ہائی کورٹ نے اپیل کی اجازت دی اور کیس کو ٹرائل کورٹ کے پاس بھیج دیا تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ آیا حکم نامے میں کوئی ایڈجسٹمنٹ تھی جیسا کہ فیصلے کے مدیوں نے استدعا کی تھی۔ریمانڈ پر، عملدرآمد دینے والی عدالت نے فیصلے کے قرض دہندگان کی طرف سے دائر درخواست کو دوبارہ مسترد کر دیا۔مذکورہ حکم کے خلاف، فیصلے کے قرض دہندگان نے دوبارہ مدراس ہائی کورٹ میں سی۔ایم۔اے۔نمبر 127 آف 1948 ہونے کی وجہ سے اپیل کو ترجیح دی اور عملدرآمد پر عبوری روک حاصل کی۔عبوری حکم 24 نومبر 1948 کو مکمل کیا گیا۔چونکہ ہائی کورٹ نے حکم نامے پر عمل درآمد پر روک لگا دی تھی، اس لیے عمل درآمد کرنے والی عدالت نے EP no.13/1939 پر اس اثر سے حکم دیا کہ عرضی کو "بند" کر دیا گیا تھا۔31 جولائی 1951 کو ہائی کورٹ نے 1948 کے سی۔ایم۔اے 127 کو خارج کر دیا۔21 جنوری 1952 کو، ڈگری دار نے 1952 کے ای۔اے نمبر 142 کے طور پر، 1939 کے ای۔پی 13 میں مذکورہ عملدرآمد کی درخواست کو دوبارہ کھولنے اور حکم نامے پر عمل درآمد کے لیے درخواست دی۔فاضل ماتحت جج نے یہ مؤقف اختیار کرتے ہوئے کہ پچھلی درخواست اجرای کی محض "بند" تھی، فرمان ہولڈرز کو باقاعدہ درخواست اجرای دائر کرنے کی ہدایت کی۔11 اکتوبر 1952 کو فرمان ہولڈرز نے 4 اکتوبر 1952 کو منظور کیے گئے 1952 کے ای۔اے۔نمبر 142 میں دیے گئے حکم کے مطابق 1939 کے ای۔پی 13 میں مزید کارروائی جاری رکھنے کے لیے 1953 کا ای۔پی۔نمبر 58 دائر کیا۔اس درخواست میں ڈگری دار نے استدعا کی کہ 1939 کے ای۔پی۔نمبر 13 میں دائر کردہ مسودے کے اعلامیے میں مذکور اور فروخت کے لیے لائی گئی جائیدادوں کو حکم نامے ہولڈرز کی واجب الادا رقم اور حکم نامے کے ادائیگی کے لیے درخواست کی گئی رقم کی وصولی کے لیے فروخت کیا جا سکتا ہے۔فیصلے کے مدیوں نے ایک جوابی حلف نامہ دائر کیا، جس میں استدعا کی گئی کہ جس حکم نامے پر عمل درآمد کرنے کی درخواست کی گئی تھی وہ 22 ستمبر 1938 کو کیا گیا تھا، اور چونکہ 1939 کا ای۔پی۔نمبر 13، 28 دسمبر 1948 کو مسترد کر دیا گیا تھا، موجودہ درخواست، حکم نامے کی تاریخ سے 12 سال سے زیادہ عرصے بعد دائر کی گئی تھی، ضابطہ کی دفعہ 48 کے تحت روک دی گئی تھی۔فاضل

ماتحت جج نے فیصلہ دیا کہ اگرچہ ڈگری دار پچھلی درخواست اجراء کو جاری رکھنے کے حقدار ہیں، لیکن 1953 کا ای۔پی۔58 ایک نئی درخواست تھی، جیسا کہ فارم میں ہے، اور ساتھ ہی تفصیلات میں یہ اصل عملدرآمد کی درخواست سے مادی طور پر مختلف ہے۔اپیل پر، آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے ایک مختلف نظریہ اختیار کیا اور فیصلہ دیا کہ 1939 کا ای۔پی۔13 محض شماریاتی مقاصد کے لیے بند کر دیا گیا تھا اور اس لیے 1939 میں دائر عملدرآمد کی درخواست ابھی زیر التوا تھی اور ڈگری دار اس درخواست کے ساتھ آگے بڑھنے کے حقدار تھے۔ہائی کورٹ نے مزید مشاہدہ کیا کہ مذکورہ موقف کو جواب دہندگان کے فاضل وکیل نے چیلنج نہیں کیا تھا۔ہم اس مشاہدے کو صرف اس معنی میں سمجھتے ہیں کہ اس میں مدعا علیہان کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے اس موقف کا مقابلہ نہیں کیا کہ اگر درخواست اجرای کو مسترد نہیں کیا گیا تھا بلکہ اسے صرف شماریاتی مقاصد کے لیے بند کر دیا گیا تھا، تو ڈگری دار اس درخواست کے ساتھ آگے بڑھنے کے حقدار تھے۔ہائی کورٹ نے فیصلے کیمدیوں کے دیگر تنازعات پر غور کرنے کے بعد کیس کو قانون کے مطابق نمٹانے کے لیے فاضل ماتحت جج کے پاس بھیج دیا۔اس لیے اپیل۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل جناب سوریا پرکاسم نے ہمارے سامنے درج ذیل دو نکات اٹھائے: (1) عملدرآمد کی پچھلی عرضی کو خارج کر دیا گیا تھا اور اس لیے 1953 کی ای۔پی۔58 دائر کرنے کے وقت یہ زیر التوا نہیں تھی، اور اس لیے بعد میں عملدرآمد کی عرضی ضابطہ اخلاق کی دفعہ 48 کے معنی میں ایک نئی درخواست تھی۔اور (2) یہاں تک کہ اگر پچھلی درخواست صرف شماریاتی مقاصد کے لیے بند کی گئی تھی، اور ڈگری دار ان کارروائیوں کو بحال کرنے کے لیے درخواست دے سکتے تھے، EP no.13/1939 ایک نئی عملدرآمد کی درخواست تھی کیونکہ فریقین اور جائیدادوں کے خلاف کارروائی مختلف تھی اور مانگی گئی راحت بھی مختلف تھی۔

اس سے پہلے کہ ہم اٹھائے گئے سوال پر غور کریں، کوڈ کے دفعہ 48 کی مادی دفعات کو دیکھنا شروع میں ہی آسان ہوگا۔اس میں لکھا ہے:

"(1) جہاں حکم نامے پر عمل درآمد کرنے کی درخواست حکم امتناع دینے والا حکم نامہ نہیں ہے، وہاں بارہ سال کی میعاد ختم ہونے کے بعد پیش کی گئی کسی نئی درخواست پر اسی حکم نامے پر عمل درآمد کا کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔

(a) حکم نامے کی تاریخ جس پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔" یہ دفعہ ضابطہ آف 1882 کے

دفعہ 230 کے پیراس 3 اور 4 سے مطابقت رکھتا ہے۔ دفعہ کا متعلقہ حصہ پڑھتا ہے:

" جہاں اس دفعہ کے تحت رقم کی ادائیگی یا دوسری جائیداد کی فراہمی کے لیے حکم نامے پر عمل درآمد کی درخواست کی گئی ہے اور اسے منظور کرلیا گیا ہے، اسی حکم نامے پر عمل درآمد کے لیے مندرجہ ذیل میں سے کسی بھی تاریخ سے بارہ سال کی میعاد ختم ہونے کے بعد کوئی درخواست نہیں دی جائے گی۔

مذکورہ دو دفعات کے موازنہ سے پتہ چلتا ہے کہ "تازہ درخواست" کے جملے کو "بعد میں درخواست" کے لیے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ یہ ترمیم یہ واضح کرنے کے لیے ضروری ہوگئی کہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 48 میں مذکور درخواست ایک نئی ٹھوس درخواست ہے نہ کہ عدالت کی فائل پر پہلے سے زیر التواء ٹھوس درخواست کو بحال کرنے یا جاری رکھنے کی درخواست۔

اس لیے سوال یہ ہے کہ کیا 1953 کا ای۔ پی۔ 58 ضابطہ اخلاق کی دفعہ 48 کے معنی میں ایک نئی درخواست ہے۔ اس سوال کا جواب بنیادی طور پر اس سوال پر مبنی ہے کہ آیا پچھلی درخواست یعنی 1939 کی ای۔ پی۔ 13 کو بالآخر عملدرآمد دینے والی عدالت نے نمٹا دیا تھا۔ ہماری طرف سے پہلے دیے گئے حقائق کے بیان سے یہ واضح ہے کہ مذکورہ عملدرآمد کی درخواست شماریاتی مقاصد کے لیے "بند" کی گئی تھی۔ چونکہ ہائی کورٹ نے فیصلے کے قرض دہندگان کی طرف سے دائر اپیل کے التوا میں عملدرآمد پر روک لگا دی تھی، اس لیے فرمان ہولڈر عملدرآمد کی درخواست پر آگے بڑھنے کی پوزیشن میں نہیں تھے، اور اس لیے اسے بند کر دیا گیا۔ اس سوال پر کچھ دلیل پیش کی گئی کہ آیا مذکورہ درخواست اجرای شماریاتی مقاصد کے لیے بند کی گئی تھی یا اسے مسترد کر دیا گیا تھا کہ یہ دلیل دی گئی تھی کہ ضابطہ دیوانی کے تحت کسی عدالت کو شماریاتی مقاصد کے لیے عملدرآمد کی کارروائی بند کرنے کا کوئی اختیار نہیں دیا گیا تھا، اور یہ کہ اگر ایسا حکم بھی دیا گیا تھا، تو اسے عملدرآمد کی درخواست کو مسترد کرنے کا حکم سمجھا جانا چاہیے۔ 28 دسمبر 1948 کا اصل حکم ہمارے سامنے نہیں رکھا گیا ہے۔ لیکن کالم 6 میں 1953 کے ای۔ پی۔ 58 میں اس میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ 1939 کا ای۔ پی۔ نمبر 13، 28 دسمبر 1948 کو بند کر دیا گیا تھا۔ فیصلے کے قرض دہندگان میں سے ایک کی طرف سے دائر جوابی حلف نامے میں کہا گیا ہے کہ 1939 کا ای۔ پی۔ 13، 28 دسمبر 1948 کو مسترد کر دیا گیا تھا نہ کہ محض بند کر دیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ کی طرف سے اپیل کے نمٹارے کے بعد اور 1953 کا ای۔ پی نمبر 58 دائر کرنے سے پہلے، فرمان ہولڈرز نے 1939 کا ای۔ پی نمبر 13 دوبارہ کھولنے کے لیے 1952 کا ای۔ اے نمبر 142 دائر کیا۔ اس درخواست پر فاضل ماتحت جج نے مندرجہ ذیل حکم دیا:

" پچھلا ای۔ پی محض بند تھا۔ درخواست گزار ایک باقاعدہ ای۔ پی دائر کرسکتا ہے جس

پر کارروائی اس مرحلے سے جاری رہے گی جس پر وہ 1939 کے ای۔ پی 13 میں چھوڑے گئے تھے۔

یہ حکم ظاہر کرتا ہے کہ پچھلی عملدرآمد کی درخواست صرف بند کی گئی تھی۔ ماتحت جج نے غالباً پچھلے ریکارڈ کو دیکھا ہوگا۔ علمی ماتحت جج اس مفروضے پر آگے بڑھا کہ پچھلی پھانسی کی درخواست زیرالتوا تھی، حالانکہ اس نے عملدرآمد کی موجودہ درخواست کو دوسری بنیاد پر مسترد کر دیا۔ اس حقیقت پسندانہ موقف کو ہائی کورٹ میں بھی چیلنج نہیں کیا گیا تھا، کیونکہ ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ پچھلی درخواست محض شماریاتی مقاصد کے لیے بند کی گئی تھی۔ ان حالات میں ہمیں اس مفروضے پر آگے بڑھنا چاہیے کہ 1939 کی عملدرآمد کی درخواست 13 صرف شماریاتی مقاصد کے لیے بند کی گئی تھی۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل کا مؤقف ہے کہ ضابطہ دیوانی شماریاتی مقاصد کے لیے عملدرآمد کی درخواست کو بند کرنے کے حکم کی منظوری نہیں دیتا ہے اور عدالتوں نے اس عمل کی مذمت کی ہے۔ کوڈ کے آرڈر XXI، قائدہ (1) 17 کے تحت، عدالت عملدرآمد کی درخواست کو مسترد کر سکتی ہے اگر قائدے 11 سے 14 کے تقاضوں کی تعمیل نہیں کی گئی ہے۔ اس کے قاعدہ 23 کے تحت، اگر فیصلہ قرض دہندہ عدالت کے سامنے پیش نہیں ہوتا ہے یا عدالت کو مطمئن کرنے کی وجہ نہیں دکھاتا ہے کہ حکم نامے پر عمل درآمد کیوں نہیں کیا جانا چاہیے، تو عدالت حکم نامے پر عمل درآمد کا حکم دے گی، اور جہاں ایسا شخص حکم نامے پر عمل درآمد پر کوئی اعتراض پیش کرتا ہے، عدالت اس طرح کے اعتراض پر غور کرے گی اور ایسے احکامات دے گی جو وہ مناسب سمجھے۔ اس کے قاعدہ 57 کے تحت، "جہاں حکم نامے پر عمل درآمد میں کوئی جائیداد منسلک کی گئی ہے لیکن حکم نامے کے حامل کے نادہندہ کی وجہ سے عدالت عمل درآمد کے لیے درخواست کے ساتھ آگے بڑھنے سے قاصر ہے، وہ یا تو درخواست کو مسترد کر دے گی یا کسی کافی وجہ سے کارروائی کو مستقبل کی تاریخ تک ملتوی کر دے گی" ان دفعات پر انحصار کرتے ہوئے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ اگرچہ عدالت کا حکم XXI کے تحت حکم دینے کا اختیار وسیع ہے اور یہ کوئی بھی حکم دے سکتا ہے جو اسے مناسب لگتا ہے، وہ قاعدہ 57 میں مذکور دو احکامات میں سے صرف ایک یا دوسرا حکم دے سکتا ہے جب وہ حکم نامے کے حامل کے نادہندہ ہونے کی وجہ سے عمل درآمد کے ساتھ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اس معاملے میں حکم نامے کے حامل ہائی کورٹ کے حکم امتناع کے پیش نظر عملدرآمد کے ساتھ آگے نہیں بڑھ سکتے تھے اور اس لیے عملدرآمد دینے والی عدالت یا تو درخواست کو مسترد کر سکتی تھی یا کارروائی کو مستقبل کی تاریخ تک ملتوی کر سکتی تھی اور اسے شماریاتی مقاصد کے لیے عملدرآمد کو بند کرنے کا حکم منظور کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ شماریاتی مقاصد کے لیے کارروائی بند کرنے کا حکم التوا کا حکم نہیں ہے، کیونکہ التوا کے حکم کا مطلب یہ ہے کہ درخواست فائل پر ہے، جبکہ بند کرنے

کا مقصد اسے فائل سے باہر نکالنا ہے، حالانکہ عارضی طور پر، اور اس لیے، حکم، عملی طور پر، برخاستگی میں سے ایک ہے۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ حکم کوڈ کے آرڈر XXI، قائدہ 57 کے معنی کے اندر حکم نامے کے حامل کے کوتاہی کی وجہ سے دیا گیا تھا، ہمیں عدالت کو کسی ایسی چیز سے منسوب کرنا مشکل لگتا ہے جو اس نے کبھی کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ یہ سچ ہے کہ عدالتوں نے "بند"، "شماریاتی مقاصد کے لیے بند"، "روک دیا گیا"، "ریکارڈ کیا گیا" وغیرہ جیسے تاثرات کا استعمال کرتے ہوئے عدالتوں کو عملدرآمد دینے کے عمل کی مذمت کی ہے، اور انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی ہے کہ اس طرح کے احکامات دینے کے لیے ضابطہ دیوانی کوئی شق موجود نہیں تھی: دیکھیں بسواسونان چندر گوسیمی بمقابلہ بندا چندر دبنگار ادھیکار گوسیمی؛ وڈلامناتی دامودر اراؤ بمقابلہ سرکاری وصول کنندہ، کسٹنا، مودین کٹی بمقابلہ دورائی سوامی۔ اس سوال پر ہماری رائے کا اظہار کرنا ضروری نہیں ہے کہ آیا اس طرح کے طریقہ کار کو ضابطہ دیوانی کے ذریعے منظور کیا گیا ہے یا نہیں؛ لیکن یہ فرض کرتے ہوئے کہ عدالت کے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے، اس طرح کے حکم کی منظوری برخاستگی کے حکم کے مترادف نہیں ہو سکتی، کیونکہ شماریاتی مقاصد کے لیے "بند" حکم دینے کا عدالت کا ارادہ ظاہر ہے۔ اس کا مقصد بالآخر درخواست کو نمٹانا نہیں ہے، بلکہ اسے زیر التواء رکھنا ہے۔ چاہے حکم دائرہ اختیار کے بغیر تھا یا یہ درست تھا، قانونی حیثیت یکساں ہوگی۔ ایک معاملے میں اسے نظر انداز کیا جائے گا اور دوسرے میں، اس کا مطلب وہی ہوگا جو اس نے بیان کیا تھا۔ دونوں صورتوں میں عملدرآمد کی درخواست عدالت کی فائل پر زیر التوا ہوگی۔ اس کے علاوہ، یہ عملدرآمد دینے والی عدالت کی طرف سے استعمال کیا جانے والا فقرہ نہیں ہے جو واقعی اہمیت رکھتا ہے، بلکہ یہ واقعی حکم کا مواد ہے جو مادی ہے۔ جو بھی اصطلاحات استعمال کی جا سکتی ہیں، یہ عدالت کو معلوم کرنا ہے، ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جن کے تحت مذکورہ حکم دیا گیا تھا، آیا عدالت بالآخر عملدرآمد کی کارروائی کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر اس کا ایسا کرنے کا ارادہ نہیں تھا، تو یہ ماننا ضروری ہے کہ عملدرآمد کی کارروائی عدالت کی فائل پر زیر التوا تھی۔ اس لیے ہمیں ہائی کورٹ سے اتفاق کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ 1939 کا ای۔ پی 13 عملدرآمد دینے والی عدالت کی فائل پر زیر التوا ہے اور یہ کہ موجودہ درخواست صرف اسے جاری رکھنے کی درخواست ہے۔

اس کے باوجود، یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ 1953 کا ای۔ پی نمبر 58 ایک نئی درخواست ہے۔ فاضل کونسل نے E.p 13 آف 1939 اور E.p 58 آف 1953 کی تذکیروں کا موازنہ کیا۔ اس بات کی نشاندہی کی کہ سابقہ عملدرآمد کی درخواست میں تمام مدعا علیہان موجودہ عملدرآمد کی درخواست میں مدعا علیہان نہیں ہیں؛ کہ کچھ محافظوں کے قانونی نمائندوں کو موجودہ عملدرآمد کی درخواست میں شامل کیا گیا ہے؛

کہ فرمان ہولڈرز نے ان تمام جائیدادوں کے خلاف کارروائی کرنے کی کوشش نہیں کی جس کے خلاف انہوں نے سابقہ عملدرآمد کی درخواست میں آگے بڑھنے کی کوشش کی تھی؛ اور یہ کہ ریلیف میں سے ایک، یعنی عدالت میں جمع کی گئی رقم کو منسلک کرنا، جو موجودہ عملدرآمد کی درخواست میں مانگا گیا ہے، بالکل نیا ہے اور اس لیے، موجودہ عملدرآمد کی درخواست، شکل اور تفصیلات دونوں میں، بالکل مختلف ہے۔ لیکن عملدرآمد کی دو درخواستوں کا موازنہ ظاہر کرتا ہے کہ فریقین ایک جیسے ہیں: موجودہ عملدرآمد کی درخواست میں جو نئے فریق شامل کیے گئے ہیں وہ یا تو متوفی فریقوں کے قانونی نمائندے ہیں یا کسی ایسے فریق کے نمائندے ہیں جو دیوالیہ ہو چکے ہیں۔ موجودہ عملدرآمد کی درخواست میں فرمان ہولڈر کسی بھی ایسی جائیداد کے خلاف کارروائی نہیں کر رہے ہیں جس کے خلاف انہوں نے سابقہ کارروائی میں آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ انہوں نے صرف کچھ جائیدادوں کو چھوڑ دیا۔ فرمان ہولڈرز کو ان تمام جائیدادوں کے خلاف کارروائی کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا جن کے خلاف انہوں نے ایک وقت میں کارروائی کرنے کی کوشش کی تھی۔ عدالت میں جمع کی گئی رقم کو ضبط کرنے کے ذریعے ریلیف کا مطالبہ فرمان ہولڈرز نے ایک علیحدہ درخواست کے ذریعے کیا تھا، یعنی 1962 کی ای۔ اے۔ نمبر 143، اور اسے مسترد کر دیا گیا تھا اور اس وجہ سے اس پر کچھ نہیں ہوتا ہے۔ اس لیے نتیجہ یہ ہے کہ دونوں سزائے موت کی درخواستوں کے تحت حکم نامے کے حامل ایک ہی فریق کے خلاف اور ایک ہی جائیداد کے خلاف کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔

اس موضوع پر قانون اچھی طرح سے طے شدہ ہے۔ بندھو سنگھ بنام کیستھ ٹریڈنگ بینک میں، جہاں ایک فرمان ہولڈر نے حکم نامے کی تاریخ کے 12 سال بعد دائر اپنے حکم نامے پر عمل درآمد کے لیے درخواست میں جائیداد کی نئی اشیاء کو ضبط کرنے کے لیے شامل کیا تھا، یہ قرار دیا گیا تھا کہ نئی جائیداد منسلک کرنے کی درخواست ضابطہ اخلاق کی دفعہ 48 کے معنی میں ایک نئی درخواست تھی اور اس لیے حکم نامے کی تاریخ کے 12 سال سے زیادہ عرصے بعد کی گئی تھی، اس پر غور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ سری راجہ ڈی کے وینکٹ لنگما نینم بنام راجہ انو گنتی راجگو پال وینکٹ نرسمہا ریانم میں جہاں زیر التواء درخواست میں شامل کسی دوسری جائیداد کو منسلک کرنے کے لیے زیر التواء عملدرآمد کی درخواست میں ترمیم کے لیے درخواست دی گئی تھی، عدالت نے فیصلہ دیا کہ ترمیم کی درخواست کی اجازت نہیں دی جا سکتی، کیونکہ یہ حکم نامے کی تاریخ سے 12 سال کی مدت سے آگے کی گئی تھی۔ ایپگنٹا لکشمی نرسنگا راؤ بنام ایپگنٹا بالا سبرامنیم میں، جہاں حکم نامے کے 12 سال سے آگے دائر عملدرآمد کی درخواست میں ایک نئی راحت کی درخواست کی گئی تھی جو پہلے عملدرآمد کی درخواست میں نہیں مانگی گئی تھی، یہ قرار دیا گیا تھا کہ اس کے بعد کی درخواست، جو 12 سال سے زیادہ دائر کی

گئی تھی،کوڈ کی دفعہ 48 سے متاثر ہوئی تھی۔گجانند ساہ بنام دیانند ٹھاکر میں،فرمان ہولڈر کو اس جائیداد سے مختلف نئی جائیداد کو تبدیل کرنے کی اجازت نہیں تھی جس کے خلاف وہ سابقہ درخواست میں اس بنیاد پر آگے بڑھنا چاہتا تھا کہ حکم نامے کی منظوری کی تاریخ سے 12 سال کی میعاد ختم ہو چکی تھی۔

فیصلوں کے نتائج کا خلاصہ اس طرح کیا جا سکتا ہے۔حکم نامے کی تاریخ سے 12 سال بعد کی گئی درخواست ضابطہ دیوانی کے دفعہ 48 کے معنی میں ایک نئی درخواست ہوگی،اگر پچھلی درخواست کو بالآخر نمٹا دیا گیا تھا۔یہ ایک نئی درخواست بھی ہوگی اگر اس نے فریقین یا جائیدادوں کے خلاف ریلیف مانگا جو پچھلی عملدرآمد کی درخواست میں ان کے خلاف کارروائی سے مختلف ہے یا سابقہ درخواست میں مانگی گئی راحت سے کافی مختلف ریلیف مانگا ہے۔

اس معاملے میں،جیسا کہ ہم نے نشاندہی کی ہے،فریقین دونوں کارروائیوں میں جزوی طور پر ایک جیسے ہیں، اور فرمان ہولڈر صرف پچھلی درخواست میں شامل جائیدادوں کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔اس لیے اسے ضابطہ اخلاق کے دفعہ 48 کے معنی میں ایک نئی درخواست کے طور پر نہیں مانا جا سکتا۔یہ صرف 1939 کے ای۔پی۔نمبر 13 کو جاری رکھنے کی درخواست ہے جو عملدرآمد عدالت کی فائل پر زیر التوا ہے۔

اس کے علاوہ،فرمان ہولڈرز نے 1939 کے ای۔پی نمبر 13 میں 1952 کا ای۔اے نمبر 142 دائر کیا جس میں واضح طور پر مذکورہ عملدرآمد کی درخواست کو دوبارہ کھولنے اور اس کے ساتھ آگے بڑھنے کا مطالبہ کیا گیا۔جیسا کہ ہم نے مؤقف اختیار کیا ہے کہ عملدرآمد کی سابقہ درخواست ابھی بھی عدالت کی فائل پر زیر التوا ہے،عملدرآمد عدالت نئی درخواست کے بغیر بھی عملدرآمد کی سابقہ درخواست کی بنیاد پر کارروائی کرنے میں اپنے حقوق کے اندر ہوگی۔

نتیجے میں،ہم یہ مانتے ہیں کہ ہائی کورٹ کا حکم درست ہے۔اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور مسترد کر دی جاتی ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document